بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ٹیلیفون نمبر ۱۹ — رجسٹرڈ نمبر ایل ۳۵

ان الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء — عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محموداً

روزنامہ الفضل قادیان

ایڈیٹر: رحمت اللہ خان شاکر —— یوم سہ شنبہ

جلد ۳۱	۸ - ماہ احسان ۱۳۲۲ ہش	۳ جمادی الثانی ۱۳۶۲ھ	۸ - ماہ جون ۱۹۴۳ء	نمبر ۱۳۴

مدینۃ المسیح

قادیان ۷ ماہ احسان ۱۳۲۲ ہش۔ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق مفصل طبی رپورٹ دوسرے صفحہ پر ملاحظہ فرمائیں۔

حضرت ام المومنین اطال اللہ بقاءہا کو سردرد۔ نزلہ اور اسہال کی شکایت ہے احباب حضرت ممدوحہ کی صحت کاملہ کے لئے دعا کریں۔

کل قبل از نماز عصر حضرت ام طاہر صاحبہ حرم حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے مکان پر مقامی لجنہ اماء اللہ کی طرف سے سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کاملہ اور درازیٔ عمر کے لئے اجتماعی دعا کی گئی۔

نظارت دعوۃ و تبلیغ کی طرف سے مولوی محمد اسماعیل صاحب یادگیری سلسلہ تبلیغ امرتسر بھیجے گئے۔

روزنامہ الفضل قادیان —— ۳ جمادی الثانی ۱۳۶۲ھ

دورِ نبوت و خلافت سے مسلمانوں کی محرومی اور تبلیغ اسلام

"تبلیغ اسلام" کے موضوع پر اظہار رائے کرتے ہوئے معاصر "مسلمان" ۵ جون لکھتا ہے۔ کہ آج کل تبلیغ اس غرض سے نہیں کی جاتی۔ کہ انسانیت کی فلاح و بہبود مطلوب ہے۔ یا دنیا کی سیاسی و معاشی مشکلات کو صحیح طریقے سے حل کرنا مقصود ہے۔ بلکہ یہاں تبلیغ بالکل اسی مشنری ڈھنگ کی ہے جیسی عیسائیوں۔ ہندوؤں اور سکھوں کی طرف سے آئے دن ہوتی رہتی ہے" وغیرہ وغیرہ۔

تبلیغ کی صحیح حقیقت کو ان الفاظ میں بیان کیا گیا ہے۔

"کسی انقلابی جماعت کا کام تبلیغ کے بغیر ایک دن کے لئے بھی نہیں چل سکتا اسے انفرادی تبلیغ بھی کرنی پڑتی ہے اجتماعی دعوت بھی دینی پڑتی ہے۔ اپنے اصولوں کے حق میں نیا لٹریچر بھی مہیا کرنا پڑتا ہے۔ اپنے مسلک کے مطابق تعلیم کا نیا نظام بھی کھڑا کرنا ہوتا ہے۔ اور سب سے بڑی بات یہ کہ سیاسی میدان میں سر دھڑ کی بازی بھی اپنے نصب العین کی خاطر لگانی پڑتی ہے۔ ان ساری باتوں کے مجموعی عمل سے لوگ جماعت کی طرف جذب ہونے شروع ہوتے ہیں۔ چنانچہ دورِ نبوت و خلافت میں مذکورہ بالا تمام عوامل مل جل کر کام کرتے رہے تھے۔ تب کہیں جا کر دنیا کی کثیر آبادی خدا پرستانہ تہذیب کے سایہ میں آئی تھی"

مدیر "مسلمان" ان لوگوں میں سے ہیں جو دنیا میں اسلامی نظام اور اسلامی تمدن قائم کرنا چاہتے ہیں۔ اس غرض کے لئے انہوں نے "اسلامی جماعت" بھی قائم کر رکھی ہے جس کے معنے یہ ہیں۔ کہ وہ از سر نو اسلام کے احیاء اور دنیا میں اس کے غلبہ پر یقین رکھتے ہیں انہیں یہ بھی تسلیم ہے۔ کہ تبلیغ کے بغیر یہ کام نہیں ہو سکتا۔ اس زمانہ میں جس قسم کی تبلیغ بعض اداروں کی طرف سے کی جا رہی ہے۔ وہ اس کے بھی خلاف ہیں۔ تو سوال یہ ہے کہ پھر اسلام کی صحیح تبلیغ کیسے اور کیونکر ہو گی پہلے ایک بار تو دورِ نبوت و خلافت میں تمام ضروری عوامل نے مل جل کر کام کیا۔ تو خدا پرستانہ تہذیب دنیا میں قائم ہوئی تھی مگر اب یہ کس طرح قائم ہو گی۔ کیونکہ اب تو مسلمانوں پر اللہ تعالیٰ کی نعمت اس رنگ میں تمام ہو چکی کہ یہ خیر امت قیامت تک کے لئے نبوت کے سایہ سے محروم کر دی گئی۔ نہ اب اس میں کوئی نبی پیدا ہو سکتا ہے۔ اور نہ اب اس پر کبھی دورِ نبوت و خلافت آ سکتا ہے۔ اور ظاہر ہے کہ جو کام بانی اسلام علیہ التحیۃ والسلام کی زندگی اور آپ کے بالکل قریبی زمانہ میں ایسے لوگ جو اسلام کا صحیح نمونہ تھے اور جن کی تبلیغی جدوجہد کی غرض وہ نہ تھی جو آج کل کے مسلمانوں کی ہے۔ دورِ نبوت و خلافت کی خصوصیت کے بغیر خدا پرستانہ تہذیب کو دنیا میں قائم نہ کر سکتے۔

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے لئے اجتماعی دعا کی تحریک

اپنے پیارے امام کی بحالیٔ صحت اور درازیٔ عمر کے لئے ہر احمدی اپنے طور پر دعا کر رہا ہے۔ اور احباب صدقہ و خیرات بھی کر رہے ہیں لیکن اس خیال سے کہ اجتماعی طور پر دعا کی جائے۔ تاکہ ساری جماعت کی متحدہ آواز اللہ تعالیٰ کے حضور پہنچ کر اس کی رحمت کی خاص طور پر جاذب ہو۔ یہ تجویز کی گئی ہے کہ آئندہ جمعہ کے دن ہر جگہ کے احباب اجتماعی طور پر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی صحت و درازیٔ عمر کے لئے دعا کریں۔ کہ خدا تعالیٰ مطلق آپ کو جلد شفاء کاملہ عطا فرمائے۔ نماز جمعہ میں خصوصیت کے ساتھ یہ دعا کی جائے۔

(۲) جن مقامات پر مستورات کیلئے انتظام ہو سکتا ہو۔ وہاں مستورات کو بھی دعا میں شامل کیا جائے۔

(۳) خطیب صاحبان خطبہ جمعہ میں یہ تحریک پورے طور سے کر دیں۔ کہ احباب حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی صحت و درازیٔ عمر کے لئے نماز کے اندر خاص طور پر دعا کریں۔

(۴) نماز جمعہ کی آخری رکعت میں رکوع کے بعد خاص طور پر دوست حضور کی صحت و درازیٔ عمر کے لئے دعا کریں۔ والسلام

خاکسار:- فتح محمد سیال۔ ناظر اعلیٰ۔ قادیان

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کی صحت کے متعلق طبی رپورٹ

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی کھانسی اور بخار کی تکلیف چونکہ لمبی ہو رہی تھی۔ اس لئے حضرت ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل اور دوسرے اصحاب کی رائے کے مطابق مندرجہ ذیل ڈاکٹر صاحبان کو مشورہ کے لئے بلایا۔ اور بعض ان میں سے از خود حضور کو دیکھنے کے لئے تشریف لائے۔ چنانچہ کل مورخہ ۶ جون ۱۹۴۲ء کو مندرجہ ذیل اصحاب نے حضور کا معائنہ کیا۔

(۱) خان بہادر ڈاکٹر محمد بشیر صاحب پروفیسر میڈیکل کالج لاہور
(۲) ڈاکٹر شیخ عبد اللطیف صاحب ہارٹ اینڈ لنگز سپیشلسٹ دہلی
(۳) میجر ڈاکٹر سید حبیب اللہ شاہ صاحب لاہور
(۴) ڈاکٹر محمد عبد الحق صاحب ایم۔ بی۔ بی۔ ایس۔ ایل۔ ڈی۔ ایس۔ ڈینٹل سرجن لاہور
(۵) ڈاکٹر محمد یعقوب خان صاحب پی۔ سی۔ ایم۔ ایس سول ہسپتال امرتسر
(۶) ڈاکٹر غلام حیدر صاحب کلنیکل سپیشلسٹ لاہور

ان کے علاوہ مندرجہ ذیل اصحاب یہاں پر حاضر تھے۔

(۷) حضرت ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب ریٹائرڈ سول سرجن
(۸) صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب ایم۔ بی۔ بی۔ ایس
(۹) ڈاکٹر عبد الغنی خان صاحب کڑک کلنیکل سپیشلسٹ قادیان
(۱۰) ڈاکٹر محمد احمد صاحب ایل۔ سی۔ پی۔ ایس قادیان
(۱۱) خاکسار راقم حشمت اللہ

ان سب صاحبان نے حضور کا معائنہ کیا۔ سب سے پہلے ڈاکٹر محمد بشیر صاحب نے گلے کا معائنہ کیا۔ اور بتلایا کہ گلے یعنے حنجرہ میں سوائے تھوڑی سی خراش کے کوئی بیماری نہیں ہے۔

بعد ازاں ڈاکٹر شیخ عبد اللطیف صاحب اور ڈاکٹر محمد یعقوب خان صاحب اور ڈاکٹر محمد عبد الحق صاحب نے سینے کا معائنہ کیا۔ اور باتفاق رائے بتلایا کہ پھیپھڑوں میں کوئی مرض نہیں ہے البتہ ہوا کی نالی ٹریکیا میں کچھ خراش ہے۔ جس کی وجہ سے موجودہ کھانسی ہے اور بخار کے متعلق بتلایا۔ کہ یہ غالباً سیرم شنیس کی وجہ سے ہے۔ شام کے قریب سب ڈاکٹر صاحبان واپس تشریف لے گئے۔

ڈاکٹر غلام حیدر صاحب نے اور ڈاکٹر عبد الغنی خان صاحب کڑک نے تھوک کے خورد بینی معائنہ کے بعد بتلایا۔ کہ اس میں ٹی۔ بی کے جراثیم قطعاً نہیں ہیں۔ اور نہ ہی پھیپھڑے کے نقصان کے علامات موجود ہیں۔

گذشتہ ۲۴ گھنٹہ میں حضرت صاحب کو بخار بدستور رہا۔ یعنی کل صبح ۹۹.۲ اور شام کو ۱۰۱ تک رہا۔ جسم میں درد اور ورم کی شکائت رہی اور عام بے چینی بھی رہی آج رات کو گذشتہ رات کی نسبت نیند بہتر آگئی۔ رات کے وقت جوڑوں میں درد کی شکائت زیادہ تھی۔ اور اس وقت بھی ہے۔ اور اس وقت درجہ حرارت ۱۰۱ ہے احباب درد دل سے حضور کی صحت کے لئے دعا کرتے رہیں۔ خاکسار حشمت اللہ بوقت صبح ۱۱ بجے

ضلع گجرات کے تبلیغی دورہ کا پروگرام

مولوی عبد الغفور صاحب اور مولوی چراغ الدین صاحب ضلع گجرات کا تبلیغی دورہ کر رہے ہیں۔ پروگرام حسب ذیل ہے۔

بھمالہ ۸ جون۔ بھیرہ بلانی ۱۰-۱۱۔ گوٹریالہ ۱۳-۱۴۔ چک سکندر ۱۶-۱۷ جلسہ سالانہ جماعت چک سکندر۔ کھاریاں ۱۹-۲۰ جلسہ سالانہ جماعت کھاریاں۔ گجرات ۲۲ شیخ پور ۲۳-۲۴۔ فتح پور ۲۶-۲۷۔ کڑیانوالہ ۲۹۔ عالم گڑھ یکم جولائی۔ بھلیسر ۲ گجرات ۴

(ناظر دعوۃ و تبلیغ)

پروگرام دورہ مبلغین ضلع شیخوپورہ

قاضی محمد نذیر صاحب لائل پوری اور شیخ عبد القادر صاحب نومسلم ۱۷ جون سے ضلع شیخوپورہ کا دورہ شروع کریں گے۔ ان مقامات کی جماعتوں کو چاہیئے۔ کہ تبلیغی جلسوں کو کامیاب بنانے کے لئے پوری کوشش کریں۔ پروگرام حسب ذیل ہے۔

دوست پور ۱۷-۱۸ جون
کرنیل ڈوری ۱۹-۲۰ "
مریدکے ۲۱-۲۲ "
بیدادپور ۲۳-۲۴ "
شیخوپورہ شہر ۲۶-۲۷ "
کلسیاں ۲۹-۳۰ "
بھاکا بھٹیاں ضلع گوجرانوالہ یکم جولائی و ۲ جولائی۔
پھپھور متصل سانگلہ ۴ و ۵ جولائی
کوٹ رحمت خان ۶-۷ جولائی۔ آنبہ ۹-۱۰۔ کرم پورہ ۱۱-۱۲۔ ننکانہ صاحب ۱۳-۱۴۔ سیدوالا ۱۶-۱۷۔ پنڈی چری ۱۸-۱۹۔ شاہ مسکین ۲۱-۲۲۔ بھینی ۲۳ ۲۴ جولائی

(ناظر دعوۃ و تبلیغ)

از خیرِ محض بجز خیر نمی آید

از حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب

ذات اُس کی ہے خیرِ محض اے دوست
رحم ہے مغز۔ اور سزا ہے پوست
سُکھ ہے نعمت۔ تو دُکھ علاج ترا
”ہرچہ از دوست می رسد نیکوست“

نظارت بیت المال کے لئے کلرکوں اور انسپکٹروں کی ضرورت

نظارت بیت المال میں دفتر کے لئے چند کلرکوں کی اور مضافات کی جماعتوں کا معائنہ کرنے کے واسطے چند انسپکٹروں کی ضرورت ہے۔ جن کی تنخواہوں کے گریڈ ۲۰-۱-۲۵ اور ۳۰-۱½-۴۵ حسب لیاقت ہوں گے۔ انٹرنس پاس اور مولوی فاضل امیدواروں کو ترجیح دی جائے گی۔ چونکہ یہ مستقل اسامیاں ہوں گی۔ اس لئے ان کو کمیشن کا امتحان پاس کرنا پڑے گا۔ درخواست کے ہمراہ علاوہ نقول لیاقت سرٹیفکیٹ کے چال چلن کے متعلق پریذیڈنٹ یا امیر جماعت مقامی کی تصدیق بھی آنی چاہیئے۔ خواہشمند احباب ۱۵ ماہ جون تک اپنی درخواستیں دفتر بیت المال میں بھیجدیں۔ اس کے بعد آنے والی درخواستیں قابل قبول نہ ہوں گی۔

(ناظر بیت المال)

ٹرینڈ جے وی مدرس کی ضرورت

نظارت تعلیم و تربیت کو اپنے مدرسہ پرائمری گھٹیالیاں ضلع سیالکوٹ کے لئے ایک ٹرینڈ جے وی مدرس کی فوری

ذکرِ حبیب علیہ السلام

روایات حکیم عطا محمد صاحب مالک کارخانہ سرمہ نور قادیان

بتوسط صیغہ تالیف و تصنیف

(۳)

ایک دن حضور علیہ السلام گورداسپور میں احباب کے ساتھ کھانا تناول فرما رہے تھے۔ اس موقعہ پر میں نے پنکھا کرنا شروع کیا۔ اس وقت میرے دل میں خیال پیدا ہوا۔ کہ آج حضور کو کھانا کھاتے دیکھنا چاہیئے۔ کہ حضور کھانا کس طرح کھاتے ہیں۔ میں نے دیکھا کہ حضور علیہ السلام نے روٹی لے کر اس کے دو چار ٹکڑے کر دیئے۔ پھر ایک ٹکڑا لے کر اسے باریک باریک گولیوں کی شکل میں بنایا۔ ان میں سے کچھ تو نیچے دستر خوان پر گر پڑیں۔ اور باقی میں سے ایک آدھ منہ میں ڈال لیتے تھے۔ سرسری نظر سے تو یہی معلوم ہوتا تھا۔ کہ حضور خوب کھا رہے ہیں۔ مگر غور سے اور نزدیک سے دیکھنے سے معلوم ہوا۔ کہ حضور علیہ السلام نے بمشکل صرف چند لقمے ہی تناول فرمائے ہونگے جب حضور علیہ السلام کھانا کھا رہے تھے۔ تو اس وقت دائیں بائیں بیٹھے ہوئے دوستوں کو بار بار فرماتے۔ کہ اور کھائیے۔ لیجئے یہ کھائیے۔ اسے لیجئے۔ یہ کھائیں۔ آخر جب حضور علیہ السلام اور باقی دوست کھانے سے فارغ ہو گئے۔ تو میں نے حضور علیہ السلام کے آگے کا سالن والا برتن اور ہاتھ سے گرے ہوئے روٹی کے چھوٹے چھوٹے ریزے اٹھا لئے۔ اور انہیں لے کر نیچے آ گیا۔ اور بڑے مزے لے لے کر انہیں کھایا :-

(۴)

ایک دفعہ گورداسپور کے قیام کے دوران میں یہاں ہی حضور علیہ السلام کو میں نے چارپائی پر بیٹھے دیکھا۔ اور اس جگہ خواجہ کمال الدین صاحب اپنے بازو کو تکیے پر ٹیک دے کر بیٹھے ہوئے تھے۔ اور باتیں کر رہے تھے۔ میں نے خواجہ صاحب کی بات نہ سُنی کیونکہ میرے آنے پر ان کی بات ختم ہو گئی تھی۔ صرف ان کا آخری فقرہ سنا۔ کہ اب کیا کیا جائے جس پر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا تھا۔ کہ خواجہ صاحب آپ اتنا ہی شکر کریں۔ کہ آپ فتح والی طرف منسوب کئے گئے ہیں۔

(۵)

۴ اپریل کے زلزلہ کے بعد حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام قادیان میں باغ کے اندر تشریف فرما تھے۔ حضور علیہ السلام نے اذا زلزلت الارض پڑھ کر فرمایا۔ کہ لہا کی ضمیر عربی کے قاعدہ کے مطابق محذوف ہے بان ربک اوحیٰ الیٰ (رجل) لہا وہ رجل میں ہوں :-

(۶)

ایک دفعہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سیر کو تشریف لے جا رہے تھے۔ میں بھی قادیان آیا ہوا تھا۔ میں باوجود جوان ہونے کے دوڑ دوڑ کر مشکل سے ملتا تھا۔ راستہ میں حضور نے مولوی محمد علی صاحب کو فرمایا۔ کہ نبی خبر دینے والے کو کہتے ہیں۔ اور نبی کا لفظ نبا سے نکلا ہے۔ اس پر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بہت لمبی تقریر کی مگر مجھ کو صرف مذکورہ بالا دو حرف ہی یاد رہ گئے ہیں :-

(۷)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وفات کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر بیعت کی گئی۔ اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے عہد کے شروع میں پیغامیوں سے مخالفت شروع کر دی۔ اور جماعت کے دو حصے کر دیئے۔ میں متذبذب ہو گیا کہ اب کیا کیا جائے۔ چنانچہ دعا کی طرف طبیعت مائل ہو گئی۔ اور ان لفظوں میں دعا کی۔ کہ یا الٰہی مجھے کوئی علم نہیں۔ جیسا تیرے فضل نے مجھ کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت میں داخل ہونے کی توفیق دی اب بھی میری دستگیری فرما۔ ایسا نہ ہو کہ میں قیامت کے دن رسوائی کا منہ دیکھوں۔ میں عالم نہیں۔ کہ اپنی علمی لیاقت سے فیصلہ کر سکوں۔ اس لئے تو نے ہی جس طرح پہلے فضل کیا تھا۔ اب بھی اپنے فضل سے اپنی محبوب جماعت میں مجھے شامل فرما۔ اسی رات خواب میں دیکھا۔ کہ میں زمین سے اوپر اُوپر قادیان جا رہا ہوں اور مسجد نبوی سے گزر کر حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مکانات میں پہنچ گیا ہوں۔ اور وہاں پر مفتی محمد صادق صاحب بطور دربان کے کھڑے ہیں۔ ان سے السلام علیکم ہوئی۔ اور بہت سی جوان عورتیں رنگدار کپڑے پہنے ہوئے اندر باہر نیچے سے اوپر آتی جاتی ہیں۔ میں نے پوچھا۔ کہ یہ عورتیں کون ہیں؟ مفتی محمد صادق صاحب نے فرمایا۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے گھر کی سب خادمائیں ہیں۔ پھر مفتی صاحب نے کہا۔ کہ دیکھو یہ کیا ہے میں نے دیکھا۔ تو چشمہ لبالب بھرا ہوا ہے۔ مفتی محمد صادق صاحب نے پھر فرمایا۔ کہ غور سے دیکھو۔ جب میں نے غور سے دیکھا۔ تو چشمہ کی حد سے پانی باہر نکلا ہوا ہے۔ اور جو چشمہ کو بغیر غور سے دیکھنے سے نظر نہیں آتا۔ باہر نکل گیا ہے۔ اس میں کچھ تو کوڑا کرکٹ مل کر تعفن پیدا ہو جائے گا اور کچھ دھوپ سے خشک ہو کر بالکل نابود ہو جائے گا۔ اور پھر بین طور پر حقیقی چشمہ کی حد نظر آنے لگے گی۔ پھر مفتی محمد صادق صاحب نے فرمایا۔ یہی مثال اس جماعت کی ہے۔ جو کہ قادیان سے باہر چلے گئے ہیں۔ اور حقیقی چشمہ قادیان ہی ہے۔ اس کے بعد میں نے فوراً حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے ہاتھ پر بیعت کر لی اور ۱۹۱۷ء میں وطن ملازمت جائداد۔ اور تمام رشتہ داروں کو خیرباد کہہ کر قادیان چلا آیا :-

۳۱- جولائی یاد رکھیں

زمیندار شہری اور بیرون ہند کی ہندوستانی جماعتوں کے کارکن اور افراد نوٹ فرما لیں۔ کہ ہر زمیندار اور بیرون ہند کا وعدہ کرنے والا اگر اپنا وعدہ ۳۱- جولائی تک مرکز میں داخل کر دے تو وہ خدا کے فضل سے سابقون اولون کی فہرست اول میں ہوگا۔ کیونکہ زمیندار احباب سارے کے سارے ۳۱- مئی تک ادا نہیں کر سکتے۔ ان کی فصل جون میں ہی نکلتی ہے اور بیرون ہند کے دوستوں کے وعدوں کی آخری میعاد ۳۰- اپریل تھی۔ جو ابھی ختم ہوئی ہے۔ پس جو احباب ۳۱- جولائی تک اپنا چندہ تحریک جدید داخل کریں گے۔ وہ سابقون کی فہرست اول میں ہونگے اور جو شہری احباب ۳۱- جولائی تک داخل کریں گے۔ وہ بھی سابقون کے دوسرے دور میں ہونگے۔ اس لئے تحریک جدید کے ہر مجاہد کو اپنا چندہ ۳۱- جولائی تک داخل کرنا چاہیئے اللہ تعالیٰ توفیق بخشے۔ فنانشل سکرٹری تحریک جدید قادیان

نرخ اشیاء کے متعلق حضرت مسیح موعودؑ کا فتوےٰ

سوال پیش ہوا۔ کہ بعض تاجر گلی کوچوں میں یا بازار میں اشیاء فروخت کرتے ہیں ایک ہی چیز کی قیمت کسی سے کم لیتے ہیں۔ اور کسی سے زیادہ۔ کیا یہ جائز ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا۔ مالک شے کو اختیار ہے۔ کہ اپنی چیز کی قیمت جو چاہے۔ لگائے اور مانگے لیکن

تردید قدامت روح و مادہ

از روئے ویدشاستر

آریہ سماج کا عقیدہ ہے۔ کہ جس طرح ایشور ازلی ابدی اور واجب الوجود ہے۔ اسی طرح روح اور مادہ بھی غیر مخلوق۔ ازلی ابدی اور واجب الوجود ہیں۔ اور یہ تینوں ازل سے چلے آرہے ہیں۔ اور ابد تک چلے جائیں گے۔ ان میں ایک بھی مخلوق فانی یا ممکن الوجود نہیں۔

قبل اس کے کہ آریہ سماج کے اس مایۂ ناز عقیدہ کی تغلیط میں نقلی و عقلی دلائل پیش کئے جائیں۔ ہم ممبران آریہ سماج سے یہ پوچھنا چاہتے ہیں۔ کہ کیا ان کے اس عقیدہ کی تائید ان کی دہرم پستک وید سے بھی ہوتی ہے؟ اور کیا وید نے کسی جگہ اس امر کا دعوےٰ کیا۔ اور اس کی دلیل دی ہے کہ ایشور کی طرح روح و مادہ بھی ازلی ابدی اور غیر حادث ہیں؟ اور اگر ایسا کوئی منتر وید میں نہیں۔ اور یقیناً نہیں۔ کہ جس میں روح و مادہ کی قدامت کا دعوےٰ اور اس کے دلائل بیان کئے گئے ہوں تو ایسی حالت میں ایک مذہبی جماعت کا اس قسم کے عقائد پر اپنے ایمان کا مدار رکھنا کہاں تک مناسب اور معقول ہوسکتا ہے؟

روح مادہ کے اناوی اور غیر مخلوق ہونے کے مدعی صرف یہی نہیں۔ کہ ویدوں سے روح و مادہ کی قدامت کی کوئی دلیل پیش نہیں کرسکتے۔ بلکہ وہ موجودہ چاروں ویدوں میں سے جیو اور پرکرتی کی قدامت اور ان کے غیر مخلوق ہونے کا دعوےٰ بھی پیش کرنے سے قطعی قاصر ہیں۔ ہاں بانی آریہ سماج نے ستیارتھ پرکاش میں اس قسم کے چند ایک منتر پیش کئے ہیں۔ جن سے انہوں نے اپنا یہ دعوےٰ ثابت کرنا چاہا ہے۔ لیکن امر واقعہ یہ ہے۔ کہ ان کے پیش کردہ اصل وید منتروں میں بھی روح و مادہ کی ازلیت کا دعوےٰ اور دلیل تو ایک طرف رہا۔ روح و مادہ کا نام تک نہیں پایا جاتا۔

ان کا پیشکردہ سب سے پہلا منتر رگ وید منڈل ۱ سوکت ۱۶۴ کا بیسواں منتر ہے

دُوا سُپرنا سیُجا سکھایا سمانم ورکھشم پری شسوجاتے۔ تیوہ انیہ پیلم سوادو اتی انشنن انیہ ابھی چاک شیتی

یہی وہ منتر ہے جو عام طور پر روح مادہ کی قدامت کے ثبوت میں ہمارے آریہ دوست بھی پیش کیا کرتے ہیں۔ قارئین اسے پڑھیں۔ اور غور سے دیکھیں۔ کہ کیا اس منتر میں پرکرتی (مادہ) اور جیو (روح) کا کہیں نام بھی آیا ہے۔ ہرگز نہیں تو ایسی حالت میں ہمارے آریہ منتروں کا ایسے مہتم بالشان عقیدہ کی تائید میں اسے پیش کرنا کہاں تک معقولیت پر مبنی کہا جاسکتا ہے؟

ذیل میں ہم اپنے آریہ بھائیوں کی تسلی کے لئے وہ ترجمہ بھی نقل کردیتے ہیں۔ جو جناب سوامی صاحب نے اس منتر کا کیا ہے جو ستیارتھ پرکاش کے صفحہ ۲۴۲ پر درج ہے

"پرمیشور اور جیو دونوں کی ذی شعور۔ اور ان میں پرورش کرنا وغیرہ صفات یکساں ہیں۔ ان میں باہم محیط و محاط کا تعلق ہے۔ اور باہم بہتر (دانوس) گویا قدیم اور ازلی ہیں۔ ایسے ہی (ورکش) درخت جس کی جڑیں بصورت ازلی علت اور شاخیں بصورت معلوم یعنی جو حالت کثیف میں آکر پھر پرلے کے وقت ذروں میں مل جاتا ہے۔ تیسری ازلی شے ہے۔ ان تینوں کے صفت فعل اور عادات بھی ازلی ہیں۔ جیو اور پرمیشور دونوں میں سے ایک یعنی جیو اس کائنات میں پاپ پن کے پھل کو اچھی طرح بھوگتا ہے۔ اور دوسرا پرماتما (خدا) کرموں کے پھل کو نہیں بھوگتا۔ اور چاروں طرف یعنی اندر باہر سب جگہ موجود ہے۔ جیو سے ایشور اور ایشور سے جیو۔ اور ان دونوں سے پرکرتی اپنی ذات سے جدا ہے۔ اور تینوں ازلی ہیں۔"

ہر شخص بآسانی سمجھ سکتا ہے۔ کہ وید کے مذکورۂ بالا منتر اور اس کے ترجمہ میں اس قسم کا قطعاً کوئی جملہ یا فقرہ نہیں۔ کہ جس سے سوامی صاحب کا یہ طول طویل ترجمہ مطابقت کھا سکے۔ اس منتر کا اگر لفظی ترجمہ کیا جائے۔ تو یہ ہوگا (دُوَا) دو (سُپرنا) وہ خوبصورت پروں والے (سیُجا) باہمی (سکھایا) دوست (سمانم) ایک (ورکھشم) درخت پر (پری شسوجاتے) بیٹھے ہوئے ہیں (تیوہ) ان میں سے (انیہ) ایک (پیلم) درخت کا (سوادو) مزا لُقہ (اتی) چکھ رہا ہے۔ (انشنن انیہ) دوسرا نہ کھاتا ہوا (ابھی چاک شیتی) دیکھ رہا ہے

یہ ہے زیر بحث منتر کا لفظی ترجمہ اب قارئین کرام خود ملاحظہ فرمالیں۔ کیا جس مختصر سے منتر کا یہ سیدھا سادہ ترجمہ ہو۔ اس منتر کے وہ معنے کرنا جو سوامی صاحب نے کئے قابل قبول ہوسکتا ہے۔ کیا علمی و روحانی صداقتیں اسی طرح ثابت کی جاتی چاہئیں؟ اگر کہا جائے۔ کہ اس بات کا کیا ثبوت کہ تمہارا کیا ہوا لفظی ترجمہ صحیح ہے۔ تو اسکے جواب میں ہم اپنی تائید میں علمائے وید کے وہ تراجم پیش کئے دیتے ہیں۔ جو انہوں نے اس منتر کے کئے ہیں۔ اور یہ علمائے وید آریہ سماجی پنڈت اور علماء ہیں ان کی تعداد تو بہت ہے مگر جگہ کی قلت کے باعث۔ ان میں سے صرف چار نامی گرامی اور مشہور آریہ ودوانوں کی تائیدی شہادتیں پیش کرنے پر اکتفا کرتے ہیں امید ہے۔ کہ ان کا پوری توجہ اور دلجمعی کے ساتھ مطالعہ کیا جائے گا۔

(۱) پروفیسر رام دیو صاحب بی۔ اے آنجہانی سابق گورنر گورو کل کانگڑی نے اس منتر کا ان لفظوں میں ترجمہ کیا ہے۔

"دو ساتھ رہنے والے پروں والے پرندے ایک ہی درخت کا سہارا لیتے ہیں ایک کو تو اپنے لئے کا پھل بھوگنا پڑتا ہے۔ دوسرا پھل بھوگ نہ کرتا ہوا ہی خود روشن ہو رہا ہے۔" (پوران مت پریالوچن صفحہ ۹۵)

(۲) لالہ گھاسی رام صاحب ایم۔ اے۔ سابق پریذیڈنٹ پرتی ندھی سبھا یو پی نے بدیں الفاظ ترجمہ کیا ہے۔

"دو خوبصورت پروالے (پرند) باہم میل رکھنے والے دوست ایک ہی درخت پر بسیرا کرتے ہیں۔ ان میں سے ایک پکے ہوئے پھل مزے سے کھاتا ہے۔ دوسرا نہ کھاتا ہوا سب طرف سے نگران ہے۔"

(رسالہ قدامت روح و مادہ کی ازلیت و ابدیت صفحہ ۳)

(۳) پنڈت راجہ رام صاحب شاستری پروفیسر ڈی۔ اے وی کالج لاہور نے اس کا یوں ترجمہ کیا ہے۔

"دو خوبصورت پروالے پکشی (پرند) ساتھ رہنے والے دوست ایک درخت کو چمٹے ہوئے ان میں سے ایک اس کے لذیذ پھل کو کھاتا ہے۔ دوسرا نہ کھاتا ہوا اس کی جانب دیکھتا ہے۔

(اتھرو وید بھاش جلد دوم صفحہ ۵۲۳)

(۴) پنڈت شری پاد دامودر ساتو لیکر جی نے اس طرح ترجمہ کیا ہے۔ کہ

"(سیُجا سکھایا) ساتھ ملے جلے دوست (دوا سپرنا) دو خوبصورت پروں والے (سمانم ورکھشم) ایک ہی درخت پر (پری شسوجاتے) ساتھ ساتھ رہتے ہیں (تیوا انیہ) ان میں سے ایک (سوادو پیلم) میٹھا پھل کھاتا ہے۔ دوسرا (انشنن) نہ کھاتا ہوا صرف روشن ہوتا ہے۔"

(وید امرت صفحہ ۳۶۹)

اور بھی ذمہ وار اور بلند پایہ آریہ سماجی پنڈتوں کے تراجم پیش کئے جاسکتے ہیں مگر فی الحال انہی پر اکتفا کی جاتی ہے

بعض آریہ یہ کہا کرتے ہیں۔ کہ ہم تو اس منتر میں آئے ہوئے دو پرندوں سے مراد ایشور اور جیو۔ اور درخت سے مادہ مراد لیتے ہیں۔ مگر اس سے ہمیں کیا؟ ہمارا کہنا تو یہ ہے۔ کہ اس منتر سے نہ صرف روح و مادہ کی ازلیت ثابت نہیں ہوتی۔ بلکہ اس میں ان کا نام بھی نہیں آیا اگر کوئی خوش فہم دو پرندوں سے ایشور اور روح اور درخت سے مادہ یا پرکرتی

مراد لیتے ہیں تو اس سے ہمیں کیا۔ اگر عیسائی موو پرندوں سے باپ بیٹا اور درخت سے روح القدس مراد لے لیں۔ تو ہم ان سے بھی تعرض نہیں کریں گے۔ اسی طرح اگر سناتنی بھائی ان سے برہما۔ بشن مہیش تینوں دیوتا مراد لیں۔ تو ان کی مرضی۔ اسی طرح ویدانتی یا ہمہ اوستی ہندو سوامی شنکر آچاریہ کی تقلید کرتے ہوئے دو خوبصورت پروں والے پکھیروں سے ایشور اور جیو آتما اور درکش درخت سے مایا (جہالت) مراد لیتے ہیں۔ تو ہمیں اس سے بحث نہیں۔ سوامی دیانند جی یا آریہ سماجیوں کو ان کی تردید کا کوئی حق نہیں۔ اسی طرح ہمارے سماجی دوست اس منتر میں آئے ہوئے دو پرندوں اور درخت سے ایشور جیو اور پرکرتی مراد لیں۔ اور شوق سے لیں۔ ہمیں کوئی اعتراض نہیں۔ ہمارا دعوے تو صرف یہ ہے۔ کہ اس منتر سے ایشور کی طرح روح مادہ کی ازلیت و قدامت ثابت کرنا کسی حال میں جائز نہیں کیونکہ اس میں آریہ تثلیث کا شائبہ تک بھی نہیں پایا جاتا۔ جیسا کہ ہم نے اوپر خود سماجی پنڈتوں کی تائید کی شہادتوں سے ثابت کر دکھایا ہے۔

ملک فضل حسین احمدی مہاجر قادیان

چندہ جلسہ سالانہ

جماعت احمدیہ پر یہ امر بخوبی واضح ہے۔ کہ جلسہ سالانہ جو ہر سال سلسلہ عالیہ احمدیہ کے مرکز قادیان میں منعقد ہوتا ہے۔ اس کی بنیاد حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی ماموریت کے ابتدائی زمانہ یعنی ۱۸۹۱ء سے رکھی ہوئی ہے۔ جس کے بعد یہ جلسہ جماعت کی ترقی کے ساتھ ساتھ ہر سال اپنی شان و شوکت اور رونق میں بیش از بیش ترقی کرتا جا رہا ہے اور اب گویا جماعت کی ترقی کا اندازہ لگانے کے واسطے پیمانہ کا کام دیتا ہے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت اور کامیابی کا شاہد ہے۔ اور علاوہ بے شمار دینی اور روحانی فوائد کے سلسلہ میں نئے داخل ہونے والے ممبران کے واسطے تقویت ایمانی کا ذریعہ اور پرانے احمدیوں کے واسطے ایمان کی تازگی کا باعث ہے اسی قسم کی خصوصیات کے باعث حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جلسہ سالانہ کو مستقل کام اور اس کے چندہ کو ایک مستقل مد قرار دیا ہے۔ یہی وجہ ہے۔ کہ اس سال کی مجلس مشاورت کے موقعہ پر جب بعض نمائندگان کی طرف سے اس مد کے چندہ کی کمی کا تدارک کرنے کے پیش نظر یہ تجویز پیش ہوئی۔ کہ اس کو دیگر مدات کے ساتھ شامل کر کے چندہ عام کی شرح میں اضافہ کر دیا جائے۔ تو حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ نے اس تجویز کو منظور کرتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ یہ چندہ اور یہ تحریک الگ رہنی چاہیئے کیونکہ اول تو یہ چندہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وقت سے ہی علیحدہ چلا آتا ہے۔ علاوہ اس کے الگ رہنے کی وجہ سے ایک مخلص کا دل تسلی پاتا ہے۔ اور وہ مختلف تحریکات کو زیادتی کے حصول کا ذریعہ سمجھتا۔ اور ان پر عمل کرنے کو موجب ترقی ایمانی و فلاح یقین کرتا ہے۔ ایسا ہی اس ضمن میں حضور نے اس خیال کو بھی سخت ناپسند فرمایا۔ جو بعض کمزور طبع لوگوں کے دلوں میں پیدا ہوتا ہے۔ کہ ہم نے تو اتنا کھایا بھی نہیں۔ جتنا کہ ہم چندہ دے دیتے ہیں بلکہ فرمایا کہ یہ ایک نہایت ہی ادنے اور ذلیل خیال ہے۔ مومن جب خدا کے راستہ میں دے دیتا ہے۔ تو اس کی قیمت اسی وقت اس کو مل جاتی ہے۔ اس کو اس بات سے کوئی سروکار نہیں رہتا۔ کہ وہ کس جگہ اور کس کس پر خرچ ہوا۔

پس اب جبکہ نیا سال شروع ہو چکا ہے اور اس کے بجٹ کی تشخیص کی جا رہی ہے عہدہ داران جماعت کا فرض ہے کہ چندہ عام و حصہ آمد کی تشخیص کے ساتھ ہی جلسہ سالانہ کے چندہ کا بجٹ بھی مقررہ شرح کے مطابق تشخیص کر کے مرکز میں بھجوا دیں۔ الحمد للہ کی شرح کے متعلق حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے اس سال کی مجلس مشاورت میں فیصلہ فرمایا ہے کہ چندہ جلسہ سالانہ کی شرح حسب دستور سابق ہر شخص کی ایک ماہ کی آمد پر دس فیصدی ہی رہے گی۔ لیکن جو جماعتیں قبل ازیں اس معیار کے مطابق پورا چندہ ادا نہ کرتی رہی ہوں۔ ان کو اجازت ہوگی۔ کہ گزشتہ سال یعنی ۳۲-۱۹۳۱ء کے وصول شدہ چندہ کی نسبت کم از کم اگر دس پندرہ فیصدی اضافہ کر کے چندہ داخل کریں۔ تو وہ اپنے بعض افراد سے بے شک دس فیصدی کے حساب سے ہی چندہ جلسہ سالانہ وصول کر لیویں۔ اس چندہ کی خاطر خواہ وصولی کے لئے ضروری ہے۔ کہ ابھی سے کوشش شروع کر دی جائے۔ تاکہ جو دوست یکمشت ادا نہیں کر سکتے۔ وہ ماہواری قسط کی صورت میں سہولت کے ساتھ جلسہ سے پہلے اخیر نومبر تک ادا کر دیں تا کہ جلسہ سالانہ کے واسطے وقت پر ضروری سامان خریدا جا سکے۔ البتہ جو دوست کسی وجہ سے جلسہ سے پہلے ادا کرنے کے قابل نہ ہوں۔ وہ بہرحال مالی سال کے ختم ہونے سے پہلے یعنی اپریل ۱۹۳۳ء تک اپنا بجٹ پورا کر دیں۔

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا یہ بھی منشا ہے۔ کہ آئندہ مجلس مشاورت کے موقعہ پر وصول شدہ چندہ جلسہ سالانہ کی ایک فہرست جماعت وار مرتب کر کے پیش کی جائے جس سے معلوم ہو۔ کہ اس چندہ کی ادائیگی کے لحاظ سے مختلف جماعتوں کی کیا حالت رہی ہے اور دوسری برابر کی جماعتوں کے مقابلہ میں وہ خود کس درجہ پر رہیں۔ تاکہ اس کے نتیجہ میں جماعتوں میں باہمی مسابقت کی روح پیدا ہو۔

نوٹ:- اس تحریک کی نقلیں جماعتوں کو علیحدہ بھیجی جا رہی ہیں۔

ناظر بیت المال قادیان

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کیلئے دعا کرنا ایمان کی نشانی ہے

الٰہی سلسلوں کی حفاظت خدا تعالےٰ نے خود کیا کرتا ہے۔ احمدیت خدا کا قائم کردہ سلسلہ ہے۔ اس لئے احمدیت کی کشتی کا ناخدا صرف خدا تعالےٰ ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ۱۲ جنوری ۱۸۸۹ء یعنی حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی ولادت کے روز ایک اشتہار تکمیل تبلیغ شائع کیا۔ اور سلسلہ احمدیہ کی بنیاد رکھی۔ آج قریباً چالیس برس گزرے کہ یہ سلسلہ روز افزوں ترقی پر ہے دشمن خیال کرتے تھے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وفات پر جماعت تتر بتر ہو جائے گی۔ مگر ان کی سب امیدیں خاک میں مل گئیں۔ جب انہوں نے دیکھا کہ جماعت احمدیہ خلیفہ اول حضرت مولانا مولوی نور الدین صاحب رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر متحد و متفق ہو گئی اور احمدیت کا شیرازہ خدا کے فضل سے مضبوط سے مضبوط تر ہوتا جا رہا ہے تب مخالفین کہنے لگے۔ مولوی نور الدین صاحب بڑے عالم۔ تجربہ کار اور جہاں دیدہ انسان ہیں۔ اگر وہ نہ ہوتے۔ تو یہ جماعت ایک نظام میں منسلک نہ رہ سکتی۔ اور ان کی طاقت ٹوٹ جاتی۔ مولوی صاحب کے بعد جماعت میں کوئی ایسا شخص نہیں ہے۔ جو جماعت کو سنبھال سکے۔ ۱۹۱۴ء میں حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کی وفات کے موقعہ پر جماعت کے لئے ایک خطرناک گھڑی درپیش تھی۔ جماعت کے کچھ سربرآوردہ لوگ مخالفین کی امیدوں کو پورا کرنے پر تلے ہوئے تھے۔ دشمن سمجھتے تھے۔ کہ اب احمدیت کی کشتی بھنور میں آگئی۔ اور کوئی اسے بچانے والا نہیں اس وقت اللہ تعالےٰ نے اپنے خاص فضل سے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کو جماعت کی قیادت سونپی۔ اور اپنی غیر معمولی قدرت اور تائید و نصرت کے ساتھ احمدیت کی ترقی کے سامان پیدا فرمائے۔

اس تیس سالہ عرصہ میں احمدیت دنیا کے کناروں تک پہنچ چکی ہے۔ اور عہد فاروقی کی شان نظر آ رہی ہے۔ خدا کے وعدے پورے ہوئے۔ اور پورے ہو رہے ہیں۔ آج دشمن بھی اعتراف کر رہے ہیں کہ سلسلہ احمدیہ کی باگ ڈور جن ہاتھوں میں ہے۔ وہ بہترین مدبر اور خدائی تائید سے مؤید ہے۔ جماعت کے سب افراد اپنے اپنے علم۔ تجربہ اور اخلاص کے مطابق خلافت کی برکات سے حصہ لے رہے ہیں۔ اور حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی روحانیت کا پرتو اپنے قلوب پر محسوس کرتے ہیں۔ حضور کی علالت کے باعث جو تکلیف جماعت کے مخلصین کو ہو رہی ہے۔ اور جس طرح انہیں اس شدید نقصان کا احساس ہو رہا ہے اسے مدنظر رکھتے ہوئے وہم بھی نہیں کیا جا سکتا۔ کہ کوئی احمدی حضور کی صحت۔ درازی عمر۔ اور ترقی اقبال و قبولیت کیلئے دعا نہ کرتا ہو۔ تاہم بطور یاددہانی اتنا عرض ہے۔ کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے۔ خیار ائمتکم الذین تحبونهم ويحبونكم ويصلون عليكم وتصلون عليهم (مسلم جلد ۲) کہ تمہارے بہترین امام وہ ہیں جن سے تم محبت کرتے ہو۔ اور وہ تم سے محبت کرتے ہیں جو تمہارے لئے دعائیں کرتے ہیں۔ اور ان کے لئے تم دعائیں کرتے ہو۔ اس حدیث نبوی سے ظاہر ہے۔ کہ خلفاء و ائمہ کے لئے دعا کرنا اور ان سے دلی محبت و ارتباط رکھنا ایمان کی نشانی ہے۔

آج جبکہ حضرت امیر المومنین کی بیماری پر بہت سے دن گذر گئے ہیں۔ نہایت ضروری ہے کہ احباب جماعت جس طرح علیحدہ علیحدہ دعائیں کرتے ہیں اجتماعی طور پر بھی دعا کریں اور خلیفۃ المسیح ثانی کے فیوض و برکات سے ممتد ہونے کے لئے بارگاہ ایزدی میں ملتجی ہوں

دسمبر ۱۹۱۴ء میں سالانہ جلسہ کے موقعہ پر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ نے فرمایا تھا۔ "خدارا غور کرو۔ کیا تمہاری آزادی میں پہلے کی نسبت کچھ فرق پڑ گیا ہے۔ کیا کوئی تم سے غلامی کروا رہا ہے یا تم پر حکومت کرتا ہے یا تم سے ماتحتوں، غلاموں اور قیدیوں کی طرح سلوک کرتا ہے۔ کیا تم میں اور ان میں جنہوں نے خلافت سے روگردانی کی ہے کوئی فرق ہے۔ کوئی بھی فرق نہیں۔ لیکن نہیں ایک بہت بڑا فرق بھی ہے۔ اور وہ یہ کہ تمہارے لئے ایک شخص تمہارا درد رکھنے والا۔ تمہاری محبت رکھنے والا۔ تمہارے دکھ کو اپنا دکھ سمجھنے والا۔ تمہاری تکلیف کو اپنی تکلیف جاننے والا۔ تمہارے لئے خدا کے حضور دعائیں کرنیوالا ہے۔ مگر ان کیلئے نہیں ہے تمہارا اسے فکر ہے۔ درد ہے۔ اور وہ تمہارے لئے اپنے مولا کے حضور تڑپتا رہتا ہے۔" (برکات خلافت ص۵)

تیس برس ہوئے کہ ہمارا پیارا آقا ساری جماعت کیلئے روز و شب دعا کرتا رہا بیشک جماعت اور جماعت کے مخلصین بھی دل کی گہرائیوں سے حضور کے عزائم اور مقاصد کے پورا کرنے کے لئے دعائیں مانگتے رہے ہیں۔ مگر اس وقت بھی جماعت کے سب افراد نہایت درد دل کے ساتھ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی خیر و عافیت کے لئے دعا کرتے رہیں اور اس بات کو اپنا ضروری فرض قرار دیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو توفیق بخشے۔ آمین۔ (خاکسار ابوالعطاء جالندھری)

جن اصحاب نے وی۔پی رکوا کر چندہ ارسال کرنے کا وعدہ فرمایا ہے۔ وہ بہت جلد رقم ارسال فرما دیں۔ بعض دوست وی۔پی تو رکوا لیتے ہیں۔ مگر چندہ بروقت ادا نہیں فرماتے۔ وہ فی الحقیقت دفتر کو نقصان پہنچاتے ہیں۔

مینیجر

جنگلی جانوروں اور پرندوں کا تحفظ

آج جنگلی جانوروں اور پرندوں کی حفاظت کا مسئلہ ایک عالمگیر اہمیت اختیار کر گیا ہے۔ تمام ممالک نے ایسے قوانین بنا رکھے ہیں۔ جن کی رو سے ناجائز طور پر جنگلی جانوروں اور پرندوں کی کسی نوع کو ختم کرنا جرم قرار دیا گیا ہے۔ ہماری حکومت نے بھی اس اہم ضرورت کو محسوس کرتے ہوئے ایکٹ تحفظ جنگلی جانوران و پرندگان نافذ کر کے جانوروں کی حفاظت کے سوال کو حل کر دیا۔

ہندوستان میں کوئی دو ہزار دو سو قسم کے پرندے پائے جاتے ہیں۔ اور پنجاب کا بھی ان میں اچھا خاصا حصہ ہے۔ اور چونکہ پنجاب ایک زراعتی صوبہ ہے لہذا جنگلی جانوروں اور پرندوں کا وجود اس کے لئے نعمت سے کم نہیں ہے۔

پرندے عموماً کرم خوردہ واقع ہوئے ہیں۔ اور ہر ایک کرم خور پرندہ سینکڑوں کی تعداد میں کرم اور مکوڑے ہر روز چٹ کر جاتا ہے۔ اور زمیندار بہترین دیسی کھاد اور ادویات کو استعمال میں لا کر بھی یہ مقصد حاصل نہیں کر سکتا۔

ولایت میں ایک تجربہ کیا گیا ہے۔ جس میں دو ایکڑ کا رقبہ ایک جنگل کے نزدیک منتخب کیا گیا۔ اس کے ایک حصہ میں پھلدار درخت تھے۔ اور دوسرے میں مختلف اجناس خوردنی۔ پہلے دو سالوں میں ہر قسم کے پرندوں کو آزادانہ طور پر داخل آنے جانے دیا گیا۔ اس کے بعد اگلے تین سالوں میں پرندوں کو اس رقبہ میں نہ آنے دیا گیا۔ اس مدت کے بعد جو نتائج ظاہر ہوئے۔ وہ یہ ہیں:

(ا) پھلدار درختوں پر اگرچہ دوائیں چھڑکی گئیں پر ۸۰ فیصدی زیادہ خرچ کیا گیا۔ لیکن پھر بھی ہر پھلدار درخت کے پتوں کو سوکھ جانے کی بیماری لگ گئی۔

(ب) اجناس خوردنی ۵۰ فیصدی کرم خوردہ ہو گئیں۔

(ج) ترکاریوں اور پھلوں کی نشوونما رک گئی۔ اور کیڑے مکوڑے اس قدر بڑھ گئے۔ کہ ان سے ایک بہت بڑا خطرہ لاحق ہو گیا۔ اگلے دو سال میں پھر پرندوں کو آنے کی اجازت دی گئی۔ اس مدت کے بعد حالات بدستور سابق تقریباً درست ہو گئے۔ اس سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ کہ زمینداروں کیلئے پرندوں کا وجود کس قدر ضروری ہے۔ کیڑے مکوڑے کھانے والے پرندوں کے علاوہ زمیندار کی پیداوار کے ایک بڑے حصہ کو چٹ کر جانے والا چوہا ہے اور یہ اس قدر پھیلتے ہیں۔ کہ توبہ ہی بھلی۔ اگر قدرت کی طرف سے ان کے دشمن پیدا نہ ہوتے۔ تو حضرت انسان کے بس کی بات نہ تھی۔ کہ وہ ان چوہوں کے لشکر جرار کا مقابلہ کر سکتا۔ ذرا غور کیجئے۔ کہ ایک جوڑے میاں چوہے اور بی چوہیا سے ایک سال میں جو چوہے پیدا ہو سکتے ہیں۔ ان کی تعداد ۹۳۰۵۰ اور ۱۸ ماہ کی قلیل مدت میں اس جوڑے سے ایک لاکھ نوے ہزار چوہے پیدا ہو جائیں گے۔ لیکن قدرت نے اس کام کو کس خوش اسلوبی سے ادا کیا۔ ایسے شکاری پرندے جو دن رات چوہوں کے شکار میں مصروف رہتے ہیں ہمیں آج اس مصیبت سے نجات دلاتے ہیں۔ جو بصورت دیگر ہمارے سامنے ہوتی جبکہ یہ چوہے۔ اربوں کی تعداد میں پیدا ہو کر ہمارے کھانے پینے کی تمام چیزوں کو چٹ کر جاتے۔ اور کرۂ ہوائی کو اتنا گندہ کر دیتے۔ کہ کوئی بھی جاندار دنیا میں زندہ نہ رہ سکتا۔

حکومت یہ نہیں چاہتی۔ کہ جائز طور پر بھی شکار نہ کھیلا جائے۔ بلکہ منشائے حکومت یہ ہے کہ پرندے اور جانور صفحہ ہستی سے بالکل نہ مٹا دیے جائیں۔ اسی لئے حکومت نے قابل و لائق افسران کی زیر نگرانی تجربات کرائے ہیں اور شکار کئے جانیوالے پرندوں کے انڈے دینے والے موسم میں انکا شکار ممنوع قرار دیا ہے۔

(محکمہ اطلاعات پنجاب)

وصیتیں

نوٹ :۔ وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو تو دفتر کو اطلاع کر دے۔ سیکرٹری بہشتی مقبرہ

نمبر ۶۷۰۷ منکہ بوٹے خاں ولد علیا خاں قوم راجپوت پیشہ ملازمت عمر ۴۶ سال تاریخ بیعت ۱۹۲۶ء ساکن کاٹھ گڑھ حال قادیان ضلع گورداسپور۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۶/۵/۴۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری کل جائیداد اراضی موروثی ملبہ کنال /۲۶ کنال ہے جسکی بازاری قیمت مبلغ -/۳۰۰ روپیہ ہے۔ ایک مکان سکنی جسکی بازاری قیمت مبلغ -/۳۰۰ روپیہ ہے۔ یہ میری اراضی واقعہ رقبہ کاٹھ گڑھ ہے اور سب جدی جائیداد ہے۔ میں دربانی کا کام کرتا ہوں۔ میری ماہوار آمد آجکل ملبہ روپے ہے۔ میں اس تمام جائیداد اور آمدنی کے دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ آمدنی کی کمی بیشی کی اطلاع دفتر بہشتی مقبرہ کو دیتا رہونگا۔ میرے مرنے پر اگر کوئی اور جائداد ثابت ہو۔ تو اس کے بھی دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہو گی۔

العبد :۔ بوٹے خان۔ گواہ شد :۔ ہدایت اللہ خان کاٹھ گڑھی۔ گواہ شد :۔ عبدالرحیم خاں کاٹھ گڑھی محلہ دار الفضل قادیان۔

نمبر ۶۷۰۹ ۔ منکہ M. Kunhamu ولد Abdul Rahman قوم Muslim پیشہ Service عمر ۲۸ سال تاریخ بیعت دسمبر ۱۹۳۹ء۔ ساکن Aden ڈاک خانہ Khormaksar بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۵ فروری ۱۹۴۳ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

بڑے افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ میری کوئی جائداد نہیں ہے۔ اگر مستقبل میں کوئی جائداد خدا کے فضل و کرم سے پیدا ہو جائے تو میں اس وقت اس کے بارے میں خاص وصیت بھیجوں گا۔ اب میری آمدنی فقط میری ملازمت پر منحصر ہے۔ میری فی الحال کی آمدنی -/۱۰/۹۶ ہے۔ میری آمدنی کے ۱/۱۰ حصہ میں نے دسمبر سے ہی بھیجنا شروع کیا ہے۔ اس وصیت نامہ کے ساتھ میں نے عہ برائے اعلان منی آرڈر کیا ہے۔ میری موجودہ آمدنی ۱۰۸ روپے ہے۔ میری وفات کے وقت اگر کوئی اور جائداد میری ثابت ہو۔ تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہو گی۔

میرا فی الحال کا پتہ حسب ذیل ہے

M. Kunhamu Store
Keeper No 13 Indian
General Hospital
Aden (ARABIA)

ھذا خطابی مستدیم :۔

M. Kunhamu
Melekandy House
Pallicoon Road
Tellicherry Malabar

گواہ شد۔ K. O Seyed Ali
Village Satan Kulam
Distt Tinnervelly
Madras.

آپ کا خادم کنہامو

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

بوئنس آئرس ۶ جون۔ ارجنٹائن کی بغاوت کی خبر پہلے دی جا چکی ہے۔ اب معلوم ہوا ہے۔ کہ باغی اور وفادار فوجوں میں زبردست لڑائی ہوئی۔ باغی فوج نے حکومت کی فوج کو پسپا کر دیا۔ اور بوئنس آئرس میں داخل ہو گئیں۔ ابھی تک یہ معلوم نہیں ہو سکا۔ کہ ملک کے دوسرے حصوں میں فوج کی کیا حالت ہے۔ لیکن غالباً بغاوت صرف ۱۰ ہزار فوج تک محدود ہے۔ جو کیمپو مائیو میں متعین تھی۔ باغی لیڈر جنرل رامیرز نے اعلان کیا ہے۔ کہ بغاوت کا مقصد یہ ہے کہ ملک کی سیاسیات اور نظم ونسق میں اصلاح کی جائے۔ آپ نے کہا کہ جدید حکومت تمام بین الاقوامی معاہدوں کا احترام کرے گی۔ اور جنوبی امریکہ کے دوسرے ملکوں سے تعاون کرے گی۔

لنڈن ۵ جون۔ کرنل ناکس وزیر بحر امریکہ نے ایک بیان میں اس امر کا اظہار کیا۔ کہ جرمن آبدوزیں اب نسبتاً کم تجارتی جہاز غرق کر رہی ہیں۔ مگر اس سے یہ غلط اندازہ نہیں لگانا چاہیئے۔ کہ آبدوزوں پر قابو پا لیا گیا ہے۔ ہو سکتا ہے کہ یہ خاموشی جون میں کسی بڑے حملہ کا پیش خیمہ ہو۔

کراچی ۵ جون۔ مسٹر جناح نے ایک پریس کانفرنس میں مسٹر گاندھی کے مکتوب کی پیدا کردہ صورت حالات کی وضاحت کی اور کہا۔ اگر انہیں حالات کا تصفیہ کرانا مقصود ہوتا۔ تو وہ مجھے یہ لکھ دیتے کہ میں آپ سے پاکستان کے مسئلے میں ملنا چاہتا ہوں۔ اور میرا پہلا نظریہ تبدیل ہو چکا ہے۔

لنڈن ۵ جون۔ مسٹر چرچل لنڈن پہنچ گئے ہیں۔ آپ امریکہ سے ہوائی جہاز کے ذریعہ جبل الطارق پہنچے۔ اس کے بعد الجزائر میں جنرل آئزن ہاور سے ملاقات کی مسٹر ایڈن بھی الجزائر میں مسٹر چرچل سے مل گئے۔ انہوں نے افریقہ میں برطانوی اور امریکن فوجوں کا معائنہ کیا۔ کل انہوں نے جنرل جیرو کے ساتھ کھانا کھایا۔ جنرل ڈیگال اور نئی فرنچ ایگزیکٹو کمیٹی کے دوسرے ممبر بھی کھانے میں شریک تھے۔

بمبئی ۵ جون۔ جی۔ آئی۔ پی ریلوے کے جنرل مینجر نے اعلان کیا ہے کہ تین جون کو بمبئی سے بنگال ناگپور کے راستے کلکتہ جانے والی میل ٹرین اکولا اور بڈگام کے درمیان مال گاڑی سے جا ٹکرائی اب تک چھیاسٹھ نعشیں برآمد ہو چکی ہیں۔ ابھی اور نکالی جا رہی ہیں۔ مجروحین کی تعداد ایک سو چالیس ہے۔ وائسرائے نے ہلاک شدگان اور مجروحین کے ساتھ دلی ہمدردی کا اظہار کیا ہے۔

واشنگٹن ۵ جون۔ کرنل ناکس نے بیان دیتے ہوئے کہا کہ ارجنٹائن میں بغاوت اس لئے ہوئی۔ کہ وہاں نظم ونسق میں محوریوں کا ہمدرد عنصر زیادہ تھا۔ اگر اس عنصر کو نظم ونسق سے بیک بینی و دوگوش نکال دیا جاتا۔ تو ارجنٹائن میں بغاوت ہرگز نہ ہوتی۔ ارجنٹائن کا صدر کاسٹیو ایک جہاز میں چھپا بیٹھا ہے۔ اور باغیوں کو مکمل کامیابی حاصل ہو گئی ہے۔

دہلی ۵ جون۔ سپیشل کریمنل کورٹس آرڈیننس جسے کل فیڈرل کورٹ نے خلاف قانون قرار دیا تھا۔ آج ایک نئے آرڈیننس کے ذریعہ منسوخ کر دیا گیا ہے۔ اس آرڈیننس کی رو سے سابقہ آرڈیننس کے ماتحت دی گئی سزائیں باقاعدہ عدالتوں کی طرف سے دی گئی سزائیں تصور کی جائیں گی۔ لیکن ان سے متعلق اپیل کا حق ہو گا۔ نئے آرڈیننس پر فوراً عمل درآمد شروع ہو گا۔

واشنگٹن ۵ جون۔ امریکہ میں کوئلے کی کانوں میں کئی دن سے ہڑتال جاری ہے۔ تصفیہ کی تمام کوششیں ناکام ہو چکی ہیں۔ پریذیڈنٹ روزویلٹ نے آج ہڑتالیوں کے لیڈر جان لیوس کو آخری دھمکی دی ہے کہ کام کرو یا لڑو۔ کوئلے کی کانوں کے پانچ لاکھ سے زیادہ کان کن جان لیوس کی پشت پر ہیں۔ جو پریذیڈنٹ روزویلٹ کے احکام کی نافرمانی کر رہے ہیں۔ اور کام پر نہیں گئے۔ وائٹ ہوس کے الٹی میٹم کے ۲۴ گھنٹہ بعد ویسٹ ورجینیا کے کان کنوں کے افسروں نے ایک بیان میں کہا کہ معاہدہ ہونے کے بغیر کام پر جانے کی نسبت ہم لڑ کر مرنا پسند کریں گے۔ اگر ہمیں زبردستی کام پر لگانے کے لئے سنگینیں استعمال کی گئیں، تو ہم اس کے لئے تیار ہیں۔

لنڈن ۵ جون۔ جاپان کے وزیر اعظم جنرل ٹوجو نے ایک تقریر کرتے ہوئے کہا کہ صورت حالات اتنی نازک ہے کہ الفاظ کے ذریعے اس کا اظہار ناممکن ہے۔ آج ایک بھی جاپانی ایسا نہیں جو اپنی زندگی فتح اور ملک کی عظمت کی خاطر ان دو ہزار جاپانیوں کی طرح قربانی کرنے کو تیار نہیں جو جزیرہ آٹو میں مارے گئے ہیں۔

لنڈن ۷ جون۔ انگریزی طیاروں نے پینٹی لیریا۔ سارڈینیا اور سسلی پر حملے کئے۔ اٹلی کے ۳۵-۳۵ ہزار ٹن کے وزنی تین نئے اور سب سے بڑے جہازوں پر بھی حملہ کر کے انہیں کافی نقصان پہنچایا۔

ماسکو ۷ جون۔ میدانی علاقہ کی حالت بدستور ہے۔ البتہ روسی چھاپہ مار دستوں کی سرگرمیاں بڑھ رہی ہیں۔ یوکرائن کے علاقہ میں جرمنی کی ایک بہت بڑی فوجی ٹرین کو تباہ کر دیا گیا

قاہرہ ۷ جون۔ چین۔ برما اور ہندوستان کی امریکی فوجوں کے کمانڈر ابجنیسن آج قاہرہ پہنچے آپ نے ایک بیان میں کہا کہ جوں جوں وقت گزرتا جائے گا۔ یہ امر ہمارے لئے زیادہ باعث فخر ہوتا جائے گا۔ کہ چین اس جنگ میں ہمارے ساتھ ہے۔

لنڈن ۷ جون۔ انگریزی ہوائی جہازوں نے جرمنی اور اٹلی کے مختلف علاقوں پر بمباری کی اور کم از کم تین جہازوں کو ڈبو دیا۔

واشنگٹن ۷ جون۔ امریکن طیاروں نے جزائر الیوشن کے جاپانی اڈے کسکا پر ۵ بار حملے کئے۔ نیز بحیرہ اٹلانٹک میں ایک جاپانی آبدوز کو ڈبو دیا۔

چنگکنگ ۷ جون۔ مارشل چیانگ کائی شیک کی فوجیں اہم جاپانی اڈے اچی چیانگ کے آس پاس جاپانی فوجوں کا صفایا کر رہی ہیں۔ تہانسی کے صوبے میں کچھ جاپانی چوکیوں پر دوبارہ قبضہ کر لیا ہے۔

ماسکو ۷ جون۔ روس کے محاذ پر جرمن کثیر تعداد میں ٹینک جمع کر رہے ہیں۔ جو کسی بڑے حملے کا پیش خیمہ معلوم ہوتا ہے گذشتہ ہفتے روس کے محاذ پر جرمنی کے ۱۱۱۱ ہوائی جہاز برباد ہوئے۔ اور روس کے ۲۱۲ کام آئے۔

شیلانگ ۷ جون۔ صوبہ آسام میں ۱۵ جون کو "زیادہ اناج پیدا کرو" کا دن منایا جائیگا۔ اس دن تمام سرکاری ادارے اور سکول بند رہیں گے۔

پشاور ۷ جون۔ سرحد کی مسلم لیگ کونسل اور لیگ ورکنگ کمیٹی کی ایک مشترکہ میٹنگ میں سردار اورنگ زیب خاں وزیر اعظم پر اعتماد کا ریزولیوشن پاس کیا گیا میٹنگ میں تقریر کرتے ہوئے سردار اورنگ زیب خان نے کہا۔ کہ سرحد میں اقلیتوں سے نہ صرف انصاف کیا جائے گا بلکہ فراخدلی کے ساتھ برتاؤ کیا جائے گا۔

پٹنہ ۷ جون۔ آج بہار مسلم لیگ ورکنگ کمیٹی کے اجلاس میں ریزولیوشن پاس کیا گیا کہ لیگ صوبہ میں کولیشن وزارت کے قیام کو پسندیدگی کی نگاہ سے دیکھتی ہے لیکن شرط یہ ہے کہ آل انڈیا مسلم لیگ کے پروگرام کو کسی طرح کے نقصان نہ پہنچایا جائے۔

بمبئی ۷ جون۔ مسٹر ساورکر صدر آل انڈیا مہاسبھا نے ایک تقریر کرتے ہوئے کہا کہ میں مسلمانوں اور انگریزوں سے اس لئے نفرت نہیں کرتا۔ کہ وہ مسلمان یا انگریز ہیں بلکہ مجھے اس لئے نفرت ہے۔ کہ ان کی سرگرمیاں ملک کے مفاد کے لئے نقصان دہ ہیں۔

لنڈن ۵ جون۔ کل رات مسولینی نے پینٹیلیریا کے باشندوں کو ایک پیغام بھیجا۔ جس میں انہیں اتحادی حملے کے بیش تر ڈٹ کر مقابلہ کرنے کی ترغیب دی۔ اس جزیرے کی حفاظت کیلئے توپوں سے گولہ باری کی تلقین کی۔

عبدالرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر:- رحمت اللہ خان شاکر